© rasailojaraid.com

دوست مجھ سے مُنہ نہ مُوڑتے! آہ ظالم جامِ اولیں! یہ کہا اور اُس پر غشی طاری ہوگئی۔

(مصطفیٰ لطفی المنفلوطی)

تُو تُو مَیں مَیں

(از حضرت مولانا محمد اعزاز علی صاحب استاذ الادب دار العلوم دیوبند)

اُستاذِ محترم حضرت مولانا محمد اعزاز علی صاحب دام ظلہم عربی ادب ولغت کے نہ صرف مسلم الثبوت اُستاذ ہیں بلکہ بعض خصوصیتوں کے اعتبار سے لغت کے بحر ذخار سمجھے جاتے ہیں، آپ کی غیر معمولی ادبی خدمات کسی تعارف کی محتاج نہیں ادب کی تقریباً تمام درسی کتابوں کی شرح، حواشی اور تعلیقات وتراجم کے علاوہ دار العلوم دیوبند کے ہزارہا طالبانِ علم آپ کے بحرِ خیز تبحر کے خوشہ چیں ہیں۔ جہاں تک "سمط اللالی" پر تنقید اور اُس کے جواب کا تعلق ہے ہم اس سلسلہ میں کسی مضمون کی اشاعت کا ارادہ نہیں رکھتے تھے حقیقت یہ ہے چند اہل علم کو چھوڑکر قارئین برہان کی اکثریت کے لیے اس نوع کے مضامین میں دلچسپی اور افادہ کا کوئی سامان نہیں، تاہم مضمونِ زیرِ نظر کو ہم اس وجہ سے شائع کررہے ہیں کہ فی الحقیقت یہ مضمون تنقید اور جواب تنقید دونوں کا تکملہ ہے، اور اس لحاظ سے خاص اہمیت رکھتا ہے کہ ایک طرف کتاب کے مؤلف مولانا میمن عبدالعزیز صاحب علوم عربیہ کے بہت بڑے اُستاذ مانے جاتے ہیں دوسری طرف تنقید نگار مولانا محمد سورتی بھی عربی علم وادب کا ذوق خصوصی رکھتے ہیں۔ اندریں حالات دو ماہرینِ فن کی کشتی کے متعلق تیسرے اُستاذ کی رائے کی اشاعت دلچسپی سے خالی نہیں ہوگی۔　"برہان"

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

سمط اللآلی ایک نایاب کتاب ہے، اور فی الحقیقت علمی خزانہ ہے، اس کی صرف ایک جلد کا مطالعہ میں نے کیا ہے، عدیم الفرصتی کی بنا پر اب تک دوسری جلد کے مطالعہ کے شرف سے مشرف نہیں ہوسکا ہوں، آپ یقین کریں کہ میں اس کتاب کے مطالعہ کے دوران میں بار بار حضرت مولانا عبدالعزیز صاحب میمن صدر شعبہ عربی مسلم یونیورسٹی علی گڈھ کو دعائیں دیتا رہا ہوں کیونکہ اس کتاب کا وجود اُنہی کی ان تھک مساعی کا رہینِ منت ہے۔

ممدوح نہ میرے شاگرد، نہ اُستاد، اور اس سے زیادہ تعارف بھی نہیں کہ عمر بھر میں ایک دفعہ علی گڈھ کالج چند گھنٹوں کے لیے جانا ہوا تو دل نہ چاہا کہ اس سرچشمہ علم کی ملاقات کے بغیر علیگڈھ سے واپس ہوں، در دولت پر حاضر ہوا، اور غالباً دس منٹ سے زیادہ حاضر نہ رہ سکا،

کتاب شائع ہوئی، رسالہ "برہان" سے معلوم ہوا کہ کسی صاحب نے اُس پر تنقید کی، اور کچھ اس طرح کی کہ علم ادب کا یہ مجسمہ بھی قابو سے باہر ہوگیا، اور جواب میں وہ کچھ کہا جو علم کی مسند سے جُدا ہو کر ہی کہنا زیبا تھا۔

میں ناواقف نہیں کہ علمی خدمات میں مصروف رہنے والا کس قدر دماغ سوزی کرتا ہے، مجھ کو یقین ہے کہ ایک بخیل دنیادار جس طرح رات دن کی رُوح فرسا کاوشیں برداشت کرنے کے بعد دولت جمع کرتا ہے۔ اسی طرح زیادہ سے زیادہ سخت دماغی تکلیفوں کے بعد کسی علمی خدمت کو اہل علم کی خدمت میں پیش کیا جاسکتا ہے، اور دن کے چین، رات کی نیند حرام کرلینے کے بعد ایک مصنف، مولف اور محشی کی یہ خواہش اگر کسی درجہ میں بیجا بھی کہی جائے کہ اُس کی محنت کی داد دیجائے تو اُس کی یہ خواہش یقیناً بجا ہے کہ کم سے کم "قاش فروشِ دل صد پارہ خویش" پر زبانِ طعن دراز نہ کیجائے لیکن اس سے بھی انکار نہیں کیا جاسکتا کہ جب علمی ہدایا اہلِ علم کی خدمت میں پیش کیے جائیں۔ تو دیانتداری کے ساتھ اُن کو نہ صرف تنقید کا حق حاصل ہے، بلکہ از سلف تا خلف یہ طریقہ جاری

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

رہا ہے، علمار کے ایک گروہ نے علمی خدمات کیں، دوسرے گروہ نے اس پر تنقید کی۔

سمط اللآلی کی اشاعت کے بعد تنقید کس لہجہ میں کی گئی اس کے تجاوز عن الحد ہونے کا اندازہ مجھ کو اس سے ہوا کہ مولانا عبد العزیز صاحب خود اپنے قابو سے باہر ہو گئے۔ اُن کے متعلق میرا عقیدہ ہے کہ وہ نہ صرف گنجینۂ علم ہیں بلکہ کمالِ حُسنِ اخلاق کی جیتی جاگتی تصویر بھی ہیں، اُن کے قلم کا اس طرح سرپٹ چل دینا ہی دلیل ہے کہ ناقد نے بہت ہی زیادہ بے راہ روی سے کام لیا ہے، ورنہ پہاڑوں کا ہلنا، سمندروں میں جوش آجانا معمولی تحریک کا نتیجہ نہیں ہوسکتا لیکن علامہ میمن صاحب مجھ کو معاف فرمائیں اگر میں یہ عرض کروں کہ تنقید کے بعد اس قدر سختی سی کام لینا میری ناقص رائے میں علمی حکومت کے بجائے غضبی حکومت ہی کا مقتضیٰ ہو سکتا ہے، اگر ناقد نے کم ظرفی کے ساتھ (جس کا مجھ کو بالکل علم نہیں ہے) سوءِ ادب سے کام لیا تھا تو آپ کو ؎

اگر ناداں بوحشت سخت گوید　　خردمندش بنرمی دل بجوید

پر عمل کر کے بتانا تھا کہ ہر شخص نے وہی چیز صفحاتِ قرطاس پر لاکر رکھی جو اُس کے ظرف میں تھی، اور اسی طرح میں اپنے عزیز ترین دوستوں کارکنان رسالہ "برہان" کی خدمت میں بھی عرض کرتا ہوں کہ برہان کی پوزیشن اس سے بہت اعلیٰ و ارفع تھی کہ اُس کو "تو تو میں میں" کا تختۂ مشق بنایا جائے، ناقد صاحب نے تو غالباً اپنے حق تنقید کو ناجائز طریقہ پر استعمال کیا، میمن صاحب سے اپنی علمی بیش بہا خزانہ کی ناقدری اس طرح نہ دیکھی گئی، اور جس طرح ایک شخص خطابت، وعظ اور دلائل سے فتح حاصل کرنے کا موقع دیکھ لینے کے باوجود ہوائی جہاز، ٹینک، اور مشین گنوں سے کام لینے لگے، میمن صاحب نے بھی اسی طرح کام لیا، لیکن آپ نے اس کو کسی ترمیم کے بغیر شائع کر کے "برہان" کو عرش سے فرش پر لانے کا ارادہ کیوں کر لیا۔

مجھ کو توقع ہے اور آپ حضرات کے علم و فضل، متانت و تبحر کے پیشِ نظر بے جا توقع نہیں

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ہے کہ آپ برہان کی پوزیشن کو اس قسم کی تحریروں سے بالا ہی رہنے دینگے۔

علامہ تمین صاحب کے جواب ۵ کے چند اقتباسات :۔

(۱) پھر یہ الدہماء کے انکشاف کا دعویٰ خبث باطن نہیں تو اور کیا؟ ص۲۸۹

(۲) کیسی بڑی ٹھنی کھاتے ہیں ص۲۸۹ (۳) آپ کا ہذیان ملاحظہ ہو۔ ص۲۸۹ (۴) یہ پورا بیان جہالت و وقاحت کی نمائش ہے ص۲۸۹ (۵) دماغ کا من گھڑت ڈھکوسلا ہے ص۲۹۱ (۶) پھر آپ نے تغلیط کی دھن میں کارشیاطین کیوں کیا؟ ص۲۹۲ (۷) اگر چشمہ چڑھا لیا جاوے ص۲۹۳ (۸) قدرے بے حیائی کی چاشنی درکار ہوگی ص۲۹۳ (۹) یہ جہالت کا غیر متناہی سلسلہ ہے ص۲۹۴ (۱۰) جہالت کے ساتھ وقاحت نے یہ تصنیف کی معصوم فضا کو حسد و عناد کی دھن میں نجس کر دیا ہے۔ ص۲۹۴ (۱۱) سفیہانہ ریمارک، خبط عشواء اور نسج خرقاء الخ ص۲۹۵ (۱۲) اگر یہ مسخرہ جو کتاب کہیں سے اس کے ہتے چڑھ جاوے اُسی کے یہاں پر اپنی کم علمی الخ ص۲۹۵ (۱۳) یہ تینوں وار تیر، نیزے اور تلوار کے آپ کے ابن حجر ہی کو لگینگے ص۲۹۶ (۱۴) مگر یہ دانش و بینش کہیں کسی بازار میں نہیں بکتی ص۲۹۶ (۱۵) کسی سے پڑھوالیں اصابر الخ ص۲۹۷ (۱۶) معترض نے محض اس لیے کہ عقل و فہم کی تقسیم کے وقت آپ غیر حاضر تھے قباحت کی لے دے مچائی۔ ص۲۹۸ (۱۷) ورنہ پھر چشمہ چڑھا لیں یا کسی انکھیارے سے پڑھوالیں ص۲۹۸ (۱۸) بسم اللہ ہی غلط ہے[1] ص۲۹۸ (۱۹) مگر اس عجیب دماغ میں منطق ٹھونسنے والا اُستاذ بھی ذمہ داری سے صاف نہ چھوٹے گا۔ ص۳۰۰ (۲۰) آخر یہ جہالت کا مناظرہ کہاں تک ص۳۰۰ (۲۱) آپ کا پورا ہذیاں، ص۳۰۰ (۲۲) تاج و لسان کو کسی بینا سے پڑھوا لیا جائے۔ ص۳۰۱ (۲۳) جہل در جہل اور حمق در حمق نہیں تو اور کیا۔ ص۳۰۲

---

[1] میں نے اپنے اُستاذ حضرت مولانا عزیز الرحمن صاحبؒ مفتی اعظم دیوبند سے سُنا تھا کہ یہ کلمہ اگرچہ کثیر الاستعمال ہے مگر بہت زیادہ شنیع ہے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

(۲۴) حلق پھاڑ کر زمین و آسمان ایک کردیا ہے، صـ ۳۰۲ (۲۵) ذہبی کا حوالہ جہل پر جہل و افترا کا تاج ہے۔ صـ ۳۰۲ (۲۶) دروغ بے فروغ ہے، صـ ۳۰۳ (۲۷) آپ کی تو ہر بات ..... کی لات ہے۔ صـ ۳۰۳ (۲۸) ۲۸ سالہ یوپی میں اور دہلی میں رہ کر بھی اُردو نہ آئی۔ صـ ۳۰۵ (۲۹) کرایہ کی آنکھوں سے دکھوالیں۔ صـ ۳۰۵ (۳۰) پھر اپنے منہ کو چاہے گریبان میں ڈالیں، اگر وہ خصومتوں سے بچ رہا ہو، یا اُس پر خاک اُڑائیں۔ صـ ۳۰۵ (۳۱) پہلے ناک تو سنک لیں۔ صـ ۳۰۷ (۳۲) اس گم کردہ راہ کو سُنادو۔ (۳۳) شاید ضعفِ بصارت کے باعث اُنہیں اپنی آنکھ کا شہتیر نظر نہیں آتا ہے

یہ ہیں صرف ایک نمبر کے چند اقتباسات، لیکن اگر اس پورے تردیدی مضمون کو دکھا جائے تو بہت زیادہ جونٹ ہوگئی

کلامِ عربی

مولفہ قاضی زین العابدین سجاد میرٹھی فاضل دیوبند

کم فرصت شائقین عربی کے لیے یہ ایک بینظیر کتاب ہے جو جدید ترین تعلیمی تجربوں کی روشنی میں لکھی گئی ہے اس میں صرف و نحو کے ضروری ضروری و منتخب مسائل، روزانہ ضروریات زندگی سے متعلق جملے اور مکالمے، قرآن کریم اور حدیث شریف کے اقتباسات، کثیر الاستعمال امثال و اقوال، مفید و دلچسپ لطائف و حکایات، جدید طرز کے خطوط و رقعات اور ۱۹۳۰ء کے عربی اخبارات و رسائل کے انتخابات اسباق کی صورت میں بہترین ترتیب کے ساتھ جمع کر دیے گیے ہیں۔ ہر سبق میں عربی عبارت کے ساتھ اُس کا ترجمہ اور کتاب کے دونوں حصوں کے آخر میں ڈیڑھ ہزار ضروری الفاظ کی ایک اُردو، عربی ڈکشنری اور دوسری ۱۳۵۰ جدید عربی الفاظ کی عربی اُردو ڈکشنری بھی شامل ہے۔

بلا مبالغہ دعویٰ کیا جاسکتا ہے کہ معمولی اُردو خواں اصحاب اس کتاب کے مطالعہ سے بغیر رٹے بغیر اُستاد کی مدد کے ایک گھنٹہ روزانہ صرف کرکے صرف چند ماہ میں قرآن و حدیث کو سمجھنے کے علاوہ عربی اخبارات و رسائل پڑھنے اور عربی تحریر و تقریر کے ذریعہ اپنی ضروریات پورا کرنے کے قابل ہوسکتے ہیں۔ کتابت و طباعت اور کاغذ عمدہ۔ حصہ اول صـ ۱۰۰ قیمت ۱؍ حصہ دوم صـ ۱۱۲ قیمت ۱؍

ملنے کا پتہ:- منیجر مکتبہ بُرہان قرول باغ نئی دہلی

© rasailojaraid.com